السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک شخص کو متفقہ طورپر امیر منتخب کیا گیا، پھر اس کی امارت کے دوران ہی چند لوگوں نے ایک دوسرے شخص کو امیر بنا دیا ہے۔ اب ہم کس امیر کی اطاعت کریں، نیز ہمارے ایک عالم دین نے ''اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ '' کا ترجمہ ''وہ حرام کا بیٹا تھا'' کیا ہے، کیا یہ ترجمہ صحیح ہے؟۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت نے جن امرا کی سمع واطاعت کا حکم دیا ہے اوراس کے متعلق بہت تاکید فرمائی ہے، ان سے مراد با اختیار شرعی امرا ہیں۔ ہمارے ہاں امیر کا انتخاب کسی جماعت یا ادارہ کا نظام چلانے کے لئے ہوتا ہے۔ اس بنا پر ان کی حیثیت ایک دستوری امیر کی ہوتی ہے، اس لئے پیش آمدہ اشکال جماعتی دستور کی روشنی میں حل کیا جانا مناسب ہے یا پھر اس سلسلہ میں مرکز سے رابطہ قائم کیا جائے۔ کیونکہ یہ ایک انتظامی معاملہ ہے، بظاہر تو پہلے منتخب امیر کا حق ہے کہ اسے جماعتی نظام چلانے کا موقع دیا جائے، اگر کہیں سقم ہو تو باہمی مشاورت سے اس کا حل تلاش کیا جائے۔ ایک امیر کی موجودگی میں چند افراد کا کسی دوسرے شخص کو منتخب کر لینا صحیح نہیں ہے، نیز عالم دین کا بیان کردہ ترجمہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی نبی کی بیوی کبھی بدکار نہیں رہی ہے۔ [ابن کثیر، ص:۳۹۲، ج۴]

نیز فرماتے ہیں کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کا ہی بیٹا تھا، لیکن اخلاق وکردار میں ان کے نقش قدم پر نہیں چلتا تھا۔ [ابن کثیر، ص:۴۴۸، ج۲]

حضرات انبیا علیہم السلام پر اس طرح کے الزامات لگانا یہودیانہ ذہنیت تو ہو سکتی ہے، لیکن ایک مسلمان کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ انبیائے کرام کے بارے میں ایسی باتیں ذہن میں لائے جو عقل ونقل کے خلاف ہیں۔ f

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:409